DEPARTMENT OF PERSIAN

PATNA UNIVERSITY, PATNA

E CONTENT FOR M. A. PERSIAN SEMESTER II

PAPER : CC-6 UNIT - I I & IV

TOPIC:

TRANSLATION OF SAADI GHAZAL & AIWAN E MADAIN

by

Prof. Md. Abid Hussain

Professor

Department of Persian

Ptana University

mobile No. 9430251307

email: abidb28@gmail.com

سعدی شیرازی کی تین غزلیں نصاب میں شامل ہیں۔منتخب پہلے غزل کا مطلع اس طرح ہے۔

شب فراق کہ داند کہ سحر چند ست
مگر کسی کہ بزندان عشق در بندست

یہاں اس غزل کے اشعار کا ترجمہ تحریر کیا جا رہا ہے تا کہ اس کی روشنی میں اپنی علمی صلاحیت کو مہمیز دیتے ہوئے پوشیدہ جوہر کو نکھارنے کی کوشش کی جائے۔

(۱) شب فراق کہ داند کہ سحر چندست مگر کسی کہ بزندان عشق در بندست

ترجمہ: جدائی کی رات کون جانتا ہے کہ صبح تک کتنا (وقت باقی) ہے مگر وہی (آدمی) جانتا ہے جو عشق کے قید خانہ میں مقید ہے۔

(۲) گرفتم از غم دل راہ بوستان گیرم کدام سرو بیالای دوست مانندست

ترجمہ: میں نے دل کے غم کو کہا کہ (چلو) بوستان کا راستہ اختیار کریں (تا کہ دیکھیں) کہ کونسا سرو بلندی میں دوست کی طرح ہے۔

(۳) پیام من کہ رساند بیار مہر گسل؟ کہ بر شکستی و مارا ہنوز پیوندست

ترجمہ: مہر کو توڑنے والے یار کو میرا پیام کون پہونچائیگا کہ جس نے مجھے توڑ ڈالا لیکن ابھی تک پیوند باقی ہے۔

(۴) قسم بجان تو گفتن طریق عزت نیست بخاکپای تو، وآن ھم عظیم سوگندست

ترجمہ: تیری جان کی قسم کھانا، عزت (والوں) کا طریقہ نہیں ہے۔تمہارے پاؤں کے دھول کی قسم کھانا، وہ بھی زبردست قسم ہے۔

(۵) کہ باشکستن پیمان و برگرفتن دل ھنوز دیدہ بدیدارت آرزومندست

ترجمہ: وعدہ کو توڑنے اور دل کو اچک لینے کے باوجود ابھی تک آنکھ تمہارے دیدار کی تمنا میں ہے۔

(۶) بیا کہ بر سر کویت بساط چہرہ؟ ماست بجای خاک کہ در زیر پایت افکندست

ترجمہ: تم آؤ کیونکہ تمہاری گلی کے سرے پر مٹی کے بجائے میرے چہر کا فرش (بچھا ہوا) ہے، جو تمہارے پاؤں کے نیچے پڑا ہوا ہے۔

(۷) خیال روی تو بیخ امید بنشاندست بلای عشق تو بنیاد صبر بر کندست

ترجمہ: تیرے چہرہ کا تصور امیر کی جڑ کو بٹھلا چکا ہے، تمہارے عشق کے امتحان میں صبر کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

(۸) عجب در آنکہ تو مجموع و گر قیاس کنی بزیر ہر خم مویت دل پراکندست

ترجمہ: تعجب کی بات یہ ہکہ تم اگربتی کے مجموعہ ہو،تم قیاس کرو،تمہارے ہر بال کے جڑ میں ایک دل پڑا ہوا ہے۔

(۹) اگر برہنہ نباشی کہ شخص بنمائی گمان برند کہ پیراہنت گل آ کندست

ترجمہ: اگرتم اپنی ذات کی نمائش کے لیے برہنہ نہیں بنو، تب بھی لوگ گمان کرینگے کہ تمہارا پیراہن پھول کی خوشبو سے معطر ہے۔

(۱۰) زدست رفتہ نہ تنہا منم درین سودا چہ دستہا کہ زدست تو برخداوندست

ترجمہ: اس معاملہ میں نہ صرف میں ہی محروم ہوں، کتنے ہاتھ ہیں جو تمہاری ذات سے خدا کے بھروسہ پر ہے۔

(۱۱) فراق یار کہ پیش تو کاہ برگی نیست بیا وبردل من بین کہ کوہ الوندست

ترجمہ:معشوق کی جدائی جو تمہارے نزدیک گھاس کے ایک پتا کہ برابر نہیں ہے،تم آ ؤاور دیکھو کہ میرے دل پر کوہ الوند جیسا ہے۔

(۱۲) زضعف طاقت آھم نماند وترسم خلق گمان برند کہ سعدی زدوست خرسنداست

ترجمہ: کمزوری کی وجہ سے مجھے آہ کرنے کی طاقت نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے لوگ سونچ رہے کہ سعدی دوست سے خوش ہے۔

نصاب میں خاقانی شروانی کا دوقصیدہ شامل ہے۔جن میں ایک ''ایوان مدائن'' کے نام سے موسوم ہے ایوان مدائن۔خاقانی کا انتہائی پرسوز اور پراثر قصیدہ ہے۔سفرحج میں جب خاقانی کا گذر ایوان مدائن پر ہوا اور طاق کسریٰ کی تباہی کا منظر جب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اس قدر متاثر ہوا کہ برجستہ یہ اشعار اس کی زبان سے جاری ہو گئے۔ایوان مدائن ساسانی دورحکومت کی سب سے مشہور اور تاریخی عمارت ہے جو بغداد کے جنوب میں دریائے دجلہ کے مشرقی کنارہ پر شہر مدائن میں واقع ہے۔ساسانی بادشاہ انوشیرواں نے اس کی تعمیر ۵۵۰ء میں کروائی۔یہ عمارت گچی اور اینٹوں سے بنائی گئی ہے جس بلندی ۳۰ میٹر ہے۔موجودہ دور میں طاق کسری/ایوان مدائن ''سلمان پارک'' یا ''سلمان باک'' نامی ایک چھوٹے سے شہر میں واقع ہے۔ جہاں پر مسلمان فارسیؓ کا مزار بھی موجودہ ہے۔حضورﷺ کی ولادت کی رات ایوان مدائن کے ۱۴ کنگورے ٹوٹ گئے۔ مدائن کی فتح کے بعد مسلمانوں نے اسے مسجد کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا۔

خاقانی شیروانی نے اپنے قصیدہ میں اس تعمیر کی تخریب اور ساسانی بادشاہوں کی بربادی کو آئینہ عبرت قرار دیا ہے۔خاقانی کا یہ قصیدہ فارسی ادب میں ایک شاہکار ہے یہ قصیدہ ۱۴/۱ اشعار پر مشتمل ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

هان ای دل عبرت بین از دیده نظر کن هان
ایوان مدائن را آئینه عبرت دان

(اے عبرت لینے والا دل،عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور ایوان مدائن کو عبرت کا آئینہ قرار دو) اس قصیدہ کے اشعار کو صحت کے ساتھ پڑھی جائے۔مشکل الفاظ کو از خود حل کیجئے کہیں دشواری ہو تو رابطہ قائم کیجئے۔اور اپنی زبانی میں اس قصیدہ کا خلاصہ بھی لکھنے کی کوشش کریں۔

خاقانی شروانی دوسرا قصیدہ جو داخل نصاب ہے اسکا عنوان ہے۔''درعزلت وفقر وقناعت گوید'' قصیدہ کا مطلع اس طرح ہے۔

در ساحت زمانه زراحت نشان مخواه
ترکیب عافیت ز مزاج جهان مخواه

خاقانی کی شاعری نہایت محکم اور استوار ہے۔الفاظ و معنیٰ کے اعتبار سے غیر معمولی اور حد درجہ بلند ولطیف ہے۔اس کی شاعری کی بنیادی خوبیوں میں ایک ادبی خصوصیت یہ ہے کہ وہ عام سطح سے بلند اور عام ڈگر سے الگ ہے۔ایسے دقیق اور گہرے معنی کو جو ہر شخص کے خیال میں نہیں آسکتے نہایت جامع اور فصیح الفاظ کے قالب میں ادا کرتا ہے۔خاقانی کی شاعری کا بڑا حصہ اسی طرح کی شاعری پر مشتمل ہے۔چنانچہ اپنے اس قصیدہ میں خاقانی نے مکارم اخلاق کے بلند مضامین کو انتہائی حسین پرایہ میں بیان کیا ہے۔گوشہ نشینی،فقر اور قناعت کو زندگی کا اصلی زیور قرار دیا ہے،مطلع کا شعر انتہائی شگفتہ ہے ۔

در ساحت زمانه زراحت نشان مخواه

ترکیب عافیت زمراج جہان مخواہ

شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں تم راحت اور آرام کا متلاشی مت بنو، دنیا کے مزاج میں اور دنیا داری میں عافیت نہیں ہے۔ عافیت اور سکون کے لیے تم کو قناعت اور توکل کا دامن تھامنا پڑے گا اور عزلت گزینی سے ہم کنار ہونا پڑے گا۔ شاعر کہتا ہے کہ

عزلت ترا بکن گرۂ کبریا برد

آن سقف گاہ را بجنان نزدبان مخواہ

معرفت خداوندی جب انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو ہر طرح کی آلائش سے وہ پاک اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اپنے اس قصیدہ میں خاقانی نے تہذیب نفس کا درس انتہائی خوصورت انداز میں پیش کیا جو قاری کے ذوق کی تسکین کا سامان جدمہیا کرتا ہے، اس قصیدہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انتہائی موزوں الفاظ، نہایت عمیق معانی، تشبیہات اور وسیع مضامین کو حسین اور پر لطیف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی روایات اور دینی قصص و تاریخ سے واقفیت کے بغیر اس کا سمجھنا ممکن ہے۔

اس قصیدہ کو بار بار پڑھا جائے۔ مشکل الفاظ کے لیے لغات کا سہارا کیا جائے اور جہاں ضرورت محسوس ہو تو رابطہ قائم کی جائے۔